میں آگیا۔ اس چوماسہ میں پنجاب کے مشہور پوج ڈھونڈک مت شرومنی امر سنگھ جی کے چیلے مشتاق رائے اور ہیرالال کو آپ نے آٹھ شاستر پڑھائے۔

بعد چوماسہ سونی پت۔ پانی پت ہوتے ہوئے کرنال پہنچے۔ وہاں پوجیہ امر سنگھ جی کے چیلے رام بخش سکھدیو۔ بشن چند۔ چنیالال وغیرہ آملے۔ رام بخش اور بشن چند کو انویوگ دوار سوتر پڑھایا۔

یہاں سے انبالہ پہنچے۔ وہاں سے کھرڑ۔ روپڑ ہوتے ہوئے ماچھی واڑہ پہنچے رام بخش وغیرہ حصول تعلیم کے لئے یہاں تک آپ کے ساتھ ہی آئے تھے۔ اور انھوں نے آتما رام جی سے آچارانگ جیوابھگم نندی سوتر وغیرہ پڑھے۔

روپڑ میں آتما رام جی نے پنڈت سدانند سے ویاکرن پڑھنا شروع کیا۔ اور ذہانت طبع سے کھٹ لنگ تک مطالعہ کر لیا۔

ماچھی واڑہ سے روانہ ہو کر مالیر کوٹلہ میں پہنچے اور اپنے گورو جیون رام جی سے جا ملے۔

دیکشا دھارن کرنے کے بعد آپ اب تک زیرہ تشریف آور نہ ہوئے تھے۔ اگرچہ آپ گرہستھ کو ترک کر کے دُنیاوی رشتہ داروں سے اپنا تعلق منقطع کر چکے تھے پھر بھی مادری سرزمین سے محبت اور اُلفت کا جذبہ انسانی فطرت ہے۔ خاکِ وطن میں وہ کشش ہے۔ کہ ہر فردِ بشر کے دل میں اُسے دیکھنے کی امنگ پیدا ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ آپ نے ایامِ طفلی زیرہ میں بسر کئے تھے۔ اس جگہ کی آب و ہوا گلی محلے اور گرد و نواح کی آپ کے دل میں خاص محبت تھی۔ زیرہ دیکھے برسوں گذر چکے تھے۔ دِلی آرزو پوری کرنے کے لئے آپ نے مہاراج جیون رام جی سے بکرم سمت ۱۹۱۹ کا چترماس زیرہ کرنے کی اجازت چاہی۔ جو انھوں نے بخوشی دیدی۔ آپ کے زیرہ پدھارنے کی خبر سُن کر زیرہ نواسیوں کے دِل خوشی سے

پھولے نہ سماتے تھے۔ تھوڑے عرصہ میں ۳۲ سوتروں پر کمال حاصل کرلینا ایک معرکہ کی بات تھی۔ آپ کی علمیت اور قابلیت کی پنجاب بھر میں دھاک بندھی ہوئی تھی۔ اور اس کا سہرہ زیرہ والوں کے سر تھا۔ کیونکہ انہیں ایسا رتن پیدا کرنے کا فخر حاصل تھا۔ جب آپ کے ہجولیوں نے آمد کی خبر سُنی۔ پُرتپاک استقبال کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ آپ سے سادھو زندگی کے ذاتی تجربات اور سیر و سیاحت کے حالات سننے کے لئے بیقرار تھے۔ اہالیانِ شہر قصبہ سے باہر دُور تک آپ کے استقبال کو پہنچے اور بڑی دھوم دھام سے نگر میں پرویش کرایا۔ جوق درجوق لوگ آپ کے درشنوں کو آتے تھے اور زبان مبارک سے دھرم اُپدیش سُنکر از حد مسرور ہوتے تھے جب آپ کی ماتاجی کو یہ خوش کُن خبر پہنچی۔ فوراً اپنے لڑکے گوردت سنگھ کو ہمراہ لیکر زیرہ آگئیں۔ اور آپ کے پاس بیٹھکر گھنٹوں خوشی کے آنسو بہاتی رہیں۔ آپ نے انھیں بہت دلاسا دیا۔ اور تسلی اور تشفی کی۔ دوستوں اور ہجولیوں کی خوشی کی کچھ انتہا نہ تھی۔ وہ شب و روز اوپاسرے میں آپ کے پاس بیٹھے رہتے تھے۔ آپ کا دھرم اُپدیش اور سیاحت کی کہانیاں سُنکر از حد خوش و خرّم ہوتے تھے۔

چترماس شروع ہونے سے چند روز پیشتر اپنی جنم بھومی لہرہ گام (گاؤں) دیکھنے چلے گئے باشندگان دیہہ سے ملکر اور دھرم اپدیش سُنا کر واپس آگئے بکرم سمت ۱۹۱۹ کا چترماس زیرہ میں ہوا۔ نو سال ہوئے جب آپ نے اس جگہ دیکشا لینے کا پختہ ارادہ کیا تھا۔ اور اُن دنوں آپ علم سے کورے تھے مگر اب دماغ گیان کی روشنی سے منوّر تھا۔ آپ کی زبان سے پھول جھڑتے تھے اصل سچائی کے متلاشی نے پرچلت جین دھرم کا شاستروں میں بیان کئے ہوئے دھرم سے مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ اپنے مطالعہ کو خوب بڑھایا۔ کئی ایک مستند

شاستروں کو بغور پڑھا۔ جس سے آپ کی واقفیت میں بہت اضافہ ہوگیا جوں
جوں آپ نے گرنتھ پڑھے تھے۔ تیوں تیوں شک و شبہ بڑھتا گیا کئی شاستروں
میں ایسی تحریریں دیکھنے میں آئیں۔ جن سے جین دھرم میں مورتی پوجا کا ہونا ثابت
ہوتا تھا۔ اوشیک سوتر۔ پرتھمانو یوگ اد پاسک دشانگ یوگ شاستر
وغیرہ گرنتھوں میں مورتی پوجا کا ذکر آپ نے پڑھا۔ آچارنگ سوتر کی نرکیتی
میں تیرتھ یاترا کے بارے میں پڑھکر آپ کو بہت حیرانی ہوئی۔ پنجاب میں ان
باتوں کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ گرہستیوں اور سادھوں کی واقفیت نہایت
تھوڑی ہونے سے انھیں اتنا بھی معلوم نہ تھا۔ کہ اہل جین کے مانے ہوئے دھرم
میں زمانہ کے ہیر پھیر سے کس قدر تبدیلی ہوچکی ہے اگیانتا کے باعث چارتر دھرم
میں فرق ہو جانا غیر اغلب بات نہ تھی آپ سچائی کے خواہشمند تھے اور غلط راستہ
پر چلنا ہرگز پسند نہ تھا۔ مورتی پوجا کے متعلق آپ کا شک یقین کی حد تک
پہونچگیا۔ آپ جین تیرتھوں کا مفصل حال جاننے کے لئے بیقرار تھے۔ شاستروں
کے مطابق جین دھرم کا اصل سروپ کیا ہے۔ سادھوی سادھوی شراوک
شراوکا کو زندگی کس طرح گذارنی چاہئیے۔ اصلی راستہ راہ نجات کیا ہے۔ ان
تمام رازوں کو بخوبی جاننے کے لئے اور اپنے شکوک رفع کرنے کے لئے آپ ایسے شخص
کی تلاش میں تھے جو اچھی طرح تسلی کر سکے۔

زیرہ کا چترماس ختم ہوگیا۔ آپ کے اُپدیش سے زیرہ نواسیوں کو نہایت خوشی
اور آنند ہوا۔ روانگی کے وقت لوگوں کو کسیقدر قلق ضرور تھا۔ مگر پھر درشن دینے
کی درخواست اور انتظاری میں حوصلہ مند تھے۔

اب آپ نئی اُمنگ کو لیکر روانہ ہو رہے تھے اور اسے پورا کئے بغیر دوسرا
کوئی کام نہ کرنا چاہتے تھے۔ منوہر داس جی کے ٹولے میں ایک ضعیف العمر سادھو

پنڈت رتن چند جی کے آپ بہت مداح تھے۔ کیونکہ وہ اچھا ودوان ہونے کے علاوہ بے تعصب بھی تھا۔ آپ نے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے تمام شکوک رفع کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور سیدھا آگرہ کا رُخ کیا۔ جہاں کہ رتن چند جی مہاراج تشریف فرما تھے۔ آپ نے بلا کم و کاست اپنے دلی شکوک انھیں کہہ سُنائے اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے میں اُن سے مدد چاہی۔ رتن چند جی مہاراج آپکی تعریف پہلے ہی سُن چکے تھے اس لئے انھوں نے اپنی علمیّت سے فیضیاب کرنے کا اقرار کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے اوصافِ حمیدہ کا اثر مہاراج رتن چند جی کے دل پر نقش فی الحجر ہو گیا اور آپ نے حصول تعلیم کی خاطر سمت ۱۹۲۰ کا چوماسہ آگرہ میں کیا۔ رتن چند جی نے ۳۲ سوتروں کے علاوہ اور بھی بہت سے جین شاستر اور گرنتھ آپ کو پڑھائے۔ رتن چند جی کے خیالات آپ سے تقریبًا ملتے تھے۔ آپ کے شکوک رفع کر کے بوقت روانگی آپ کو پُر معنی اور موثر اُپدیش دیا۔ آپ کو ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے میرے پاس ودیا حاصل کرنے کو آئے تھے۔ میں نے اُن ایام میں تمہارے دلی خیالات اور خواہش کا اندازہ لگا لیا تھا۔ مجھے یہ معلوم کر کے از حد خوشی ہوتی ہے۔ کہ تمہارے دل میں سچا گیان حاصل کرنے کی زبردست خواہش اور قابلیت ہے۔ پیشتر میں نے بیسیوں سادھوؤں اور گرہستیوں کو پڑھایا ہے۔ مگر آپ کا سا ہونہار طالبِ علم میری نظر سے نہیں گذرا۔ گزشتہ سال بڑھاپے میں خود محنت اور جانفشانی سے کام کر کے میں نے خوشی اور عقیدت سے آپ کو پڑھایا ہے۔ میں اس دُنیا میں چند دن کا مہمان ہوں۔ اس لئے جو راز میرے سینہ میں ہے بتلانا چاہتا ہوں۔ غور سے سُننا اور یاد رکھنا۔ یہ میری وصیت ہے۔ جین دھرم انادی ہے۔ یہ وہ سچائی ہے جس کی بنیاد اہنسا پر ہے۔ جسے دیا کی دیوی اپنے کندھوں پر اُٹھائے ہوئے ہے۔ دُنیا کا کوئی مذہب اس کا مقابلہ

نہیں کر سکتا مکر و فریب تھوڑی دیر کے لئے لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔ سچائی کبھی مٹ نہیں سکتی۔ جین دھرم اِس وقت نہایت محدود ہے۔ جینیوں کی بد رسومات اور دھرم کے سروپ سے ناواقفیت ترقی کے راستہ میں بڑی سدِراہ ہے۔ جین دھرم کے مسائل نہایت دقیق ہیں ترِاگ پرماتما سروگیہ بھگوان مہاویر سوامی جی نے جو نیم چتر ودھ سنگھ کے لئے مقرر کئے ہیں وہ نہایت پاک اور پوتر ہیں۔ اگر اُن پر عمل کیا جائے۔ تو نہ صرف جین دھرمیوں کا ہی بلکہ پرانی ماتر کا کلیان ہو سکتا ہے۔ موجودہ جین سماج ویر بھگوان کے بتلائے ہوئے راستہ کو فراموش کر کے جہالت کا شکار ہو رہی ہیں۔ جین دھرم کا عمل قطعی نظر انداز ہو رہا ہے۔ تحصیل علم کا خیال بہت کم ہے۔ سادھو مہاتما دیاکرن کی طرف توجہ نہیں دیتے محض ٹبہ کے شاستر پڑھتے ہیں۔ لکیر کے فقیر بنکر توہمات کے جال میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت جین سماج میں اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ دھرم پرچار کے لئے ایک زبردست وِدوان کی ضرورت تھی۔ میرا دل شہادت دیتا ہے۔ کہ آپ اِس مشکل کام کو سرانجام دینے میں کامیاب ثابت ہوں گے۔ آپنے سچائی کیخاطر گھر کو خیرباد کہا ہے۔

آپ کی زبان میں طاقت۔ اُپدیش میں جادو کا اثر ہے۔ آپ سنسکرت اور پراکرت پر کمالیت حاصل کرتے ہوئے جین دھرم کے تمام سوتروں کو مطالعہ کرنا۔ میں پڑھانے کی دکشا یہی چاہتا ہوں۔ کہ آپ جین دھرم کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر بنی نوع انسان کو بلا امتیاز مذہب وملت امیر وغریب شہ زور اور کم زور کو اہنسا کا پیغام پہنچانا۔ سچائی کی اشاعت میں کمربستہ ہو کر توہمات کا ناش کرنا۔ جین دھرم کی عظمت اور پاکیزگی سے لوگوں کو آگاہ کر کے موجودہ کمزوریوں کے دور کرنے کو آواز بلند کرنا۔ میں آپ کی کامیابی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا

کرتا ہوں۔ اور اشیرباد دیتا ہوں۔ تین باتیں جو آپ کو یاد رکھنے کے قابل ہیں بطور نصیحت واضح کرتا ہوں ان کو یاد رکھنا:۔

اوّل۔ جین شاستروں میں مورتی پوجا لکھی ہے۔ آپ نے مورتی کی نندائیں کرنی

دویم۔ اپنے آپ کو ناپاک نہیں رکھنا ناپاک ہاتھ شاستروں کو نہیں لگانے۔ رات کو پانی رکھنا۔

سویم۔ سادھو کو ہاتھ میں ڈنڈا رکھنے کی اجازت ہے۔

آتمارام جی۔ آپ نے نہایت ادب سے مہاراج رتن چند جی کا شکریہ ادا کیا اور بوقت رخصت وعدہ کیا۔ کہ میں حسب الحکم نہایت سرگرمی سے سچے گیان کے مطالعہ کرنے میں لگا رہوں گا۔ اور قدیم گرنتھوں اور سوتروں میں جو جین دھرم کا سروپ ہے اُس کی اشاعت کے لئے ہر طرح تکلیف اور مشکلات کو صبر اور استقلال سے برداشت کرونگا۔

کھلا مقابلہ

آپ مہاراج رتن چندجی سے ست دھرم کا پرچار کرنے کا وعدہ کر کے اپنے گرو جیون رام سے ملنے کے لئے بجانب دہلی روانہ ہوئے۔ جیون رام جی اپنے رششش رتن کو دیکھ کر از حد مسرور ہوئے۔ اور رتن چندجی کا سکھ ساتا پوچھا۔ آپ نے رتن چندجی کی علمیت اور حسن اخلاق کی بڑی تعریف کی۔ اور اُن کی آخری شکسا حرف بحرف کہہ سنائی۔ اور ست دھرم پر پرچار کرنے کا اپنا مستقل ارادہ گرو مہاراج کے روبرو ظاہر کر دیا۔ مہاراج جیون رام جی نہایت سادہ لوح اور سلیم الطبع سادھو تھے تاہم بھی اُنھوں نے آپ کو مروجہ طریقوں کے خلاف پرچار کرنے کی مخالفت کی مگر آپ نے سچائی کے آشکارا کرنے کی ضرورت پر مدلل طور پر بحث کی۔ تو مہاراج جیون رام کچھ جواب نہ دے سکے اور ناچار ہو کر کہنے لگے۔ آتمارام اگرچہ تم نے اچھی تعلیم حاصل کی ہے۔ لیکن ابھی ناتجربہ کار ہو۔ جو بات پرم پرا (قدیم) سے چلی آئی ہے۔ وہ سچی سمجھی جاتی ہے رتن چندجی نے خود اس کام کو کرنے کی جرأت نہیں کی۔ لیکن تمھیں چکنی چپڑی باتوں سے ورغلا کر آگے کرنا چاہتا ہے۔ اور تمہاری ناتجرکاری سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

یاد رکھو۔ پنجاب بھر میں تمہارا ایک بھی ساتھی نہ بنے گا۔ اور تم کو بہت پچھتانا پڑے گا۔ مورتی پوجا خواہ جین سوتروں کے مطابق ہی کیوں نہ ہو موجودہ حالت

میں پنجاب میں اس کے حق میں آواز بلند کرنا سخت حماقت ہے۔ اِس معاملہ میں
جب زبردست پوجوں کو منہ کی کھانی پڑی ہے تو پھر تمہاری کیا بساط ہے۔ جو اس کا
بیڑا اٹھا سکو اور کامیابی کا منہ دیکھو۔ خبردار ایسی غلطی ہرگز نہ کرنا۔ تم سادھو ہو اور سنجم
کا پالن کرنا ہے۔ اگر مورتی پوجا کی تعریف کی۔ یا پرچلت دہرم کے برخلاف آواز
اٹھائی تو ہمیں کسی جگہ بھی آب و دانہ میسّر نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ٹھیرنے کو جگہ ملے گی۔ اور انجام
کو سنجم سے بھرشٹ ہونا پڑے گا۔ آپ نے گرو کی باتوں کو غور سے سنا۔ اور
نہایت تحمّل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ آپ میرے گرو ہیں۔ میں آپ کا
دستِ شفقت ہمیشہ اپنے سر پر چاہتا ہوں۔ اگر آپ میرے مددگار رہیں گے۔
تو مجھے کسی اور کی مخالفت کی پرواہ نہ ہوگی میں اپنے مقصد کو حاصل کرنیکی کوشش
کروں گا۔ ست دہرم پرچار کے راستہ میں ہمیشہ تکالیف ہوا کرتی ہیں انسان
کو انھیں برداشت کرنے سے ہرگز گریز نہ کرنا چاہیئے۔ سچائی وہ طاقت ہے۔
جو ہر ایک پر غالب آجاتی ہے۔ رہا آب و دانہ میسّر نہ ہونا۔ ٹھہرنے کو جگہ نہ ملنا۔
یہ باتیں مجھے سنجم سے بھرشٹ نہیں کر سکتیں۔ کوئی بھی انسان کسی دوسرے
کو سکھ دُکھ دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مجھے اگر کشٹ بھی ہوگا تو وہ
میرے کرموں کا پھل ہوگا۔ اور میں اُسے بخوشی برداشت کروں گا۔ آپ مجھے
ہمیشہ اشیرباد دیتے رہا کریں میں آپ کی مدد سے اپنے مقصد میں کامیاب
ثابت ہونگا مہاراج جیون رام جی آپ کا مضبوط ارادہ دیکھ کر زیادہ نہ کہہ سکے
اور فقط اتنا کہا اچھا جیسے تمہاری مرضی ہو کرو۔ لیکن ذرا سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا۔

آپ اپنے کام کی مشکلات سے بخوبی واقف تھے۔ پنجاب بھر میں انکا
ہمخیال کوئی دوسرا سادھو نہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی شراوک تھا۔ بغیر
کسی ساتھی اور مددگار کے اس وقت وہ ستیہ دھرم کی اشاعت کیلئے

تن تنہا میدان میں کود پڑے۔

بھجن

اِدہر آتم اکیلا تھا

اُدہر گوگرو منڈل سارا۔ اِدہر آتم اکیلا تھا۔

(۱) تمر[1] متھیات پھیلا تھا۔ ہر ایک وستو ہوتی الٹی
سمجھ میلا کریا میلی۔ زبان[2] اور دل بھی میلا تھا

(۲) کئی تھانے[3] تھیں کئی بھتیں متھیا پرچار کی خاطر
اُجالا کرنے والا یاں پہ اک آتم اکیلا تھا

(۳) نیم[4] اور برادری کے بجے کی تھی تلوار سر پر
دھرم ابلاشیوں کے واسطے یہ بھی جھمیلا تھا

(۴) آخر کام سے نکلا دیا اور بدھی کے بل سے
اُدہر لاکھوں کی دولت تھی ادھر نہ پاس دھیلا تھا

(۵) دیا اُپدیش نر بھے ہو پر بھو پوجا و منور کا
صابر کو ڈرکس کا پربھو جس کا سہیلا تھا

مشکل یہ تھی کہ شراوک لوگ بھی سنسکرت اور پراکرت سے ناواقف تھے۔

---

۱ گمراہی کا اندھیرا۔ چاہ ضلالت ۲ تعمیم خراب ۳ خراب کیر کرٹ ۴ بونا کہنا۔
۵ ارادہ ۶ ایک ایک دو دو ساد ھوؤں کا گروہ ۷ زیادہ زیادہ سادھوؤں کا گروہ ۸ غلط پرچار ۹ قسم کہ مورتی اور مورتی پرچار کرنیوالونسے نہ ملنا۔ ۱۰ برادری سے باہر نکالدینے کی دھمکی

شاستروں کے صحیح ارتھ کس کو دکھلاویں اور سُناویں۔ عام سادھو بھی کچھ ایسے پڑھے لکھے نہ تھے کہ ست اور اَست کا فیصلہ کر سکیں۔ بعض ارتھ جو برم پراسے چلے آتے تھے غلط ہونے کی وجہ سے آپ کرنا نہ چاہتے تھے۔ کیونکہ جان بوجھ کر غلطی کرنیوالا کون ہے اگر صحیح ارتھ کرتے ہیں تو دہرم بھرشٹ خیال کئے جاتے ہیں۔ پنجاب بھر کے جینیوں میں اس وقت مورتی پوجا سے سخت نفرت تھی۔ آپ اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ مورتی پوجا کا اُپدیش دینا سادھو اور گرہستی دونوں کو ناگوار ہوگا۔ حالانکہ گرہستی لوگ برہمن دھرم کے دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے اور اُس سے کوئی دھرم گُرو باز رکھنے والا نہ تھا۔ سنساری کاموں کیخاطر مورتی پوجا بُری نہ سمجھی جاتی تھی۔ لیکن دھارمک کاموں کے لئے مورتی پوجا کا پرچار کرنے والے کی سخت نندا کی جاتی تھی۔ چہ جائے کہ کوئی اُپدیشک کھڑا ہو کر لئے فی الفور اپنے بیرونی لباس کو بدل ڈالنا۔ اور مورتی پوجا کا اُپدیش دینا۔ تنگ دل اور متعصب لوگوں سے اپنا میل جول بند کرنا تھا آپ کا مقصد لوگوں کو ست دھرم سے بہرہ یاب کر کے انھیں راہِ راست پر لانا تھا۔ اسے حاصل کرنے کے لئے آپ نے حکمت عملی سے کام لیا۔

آپ اپنے وقار کو لوگوں میں قایم رکھ کر سمجھدار سادھوؤں کو ہمخیال بنا کر عوام الناس کی بہتری اور بہبودی کے لئے مناسب اصلاح عمل میں لانا چاہتے تھے۔ آپ نے پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو اپنی طاقت کے مطابق لوگوں کو ست دھرم کا ہی اپدیش کریں گے اور لوگوں کے عمل کو جین دہرم کے مطابق بنانے کے لیے کوشاں رہیں گے۔ اِس مضبوط ارادہ سے ہمراہی بشن چند جی وغیرہ چل پڑے اور پنجاب کیطرف بہار کرتے ہوئے اور بشن چندجی کو شاستر پڑھاتے ہوئے جگراؤں پہنچے۔ وہاں آپکو جوتھ مل جی کا خط ملا۔ جسمیں آپکے فیض رسان معلم شری رتن چندجی مہاراج کا سورگ باس ہونے

سمت ۱۲ میں ہو گیا لکھا تھا - یہ المناک خبر سنکر آپ کو بہت رنج ہوا - جگراؤں سے
بہار کرکے لدہانہ ایک ماہ ٹھہرے بکرم سمت ۱۲ کا چترماس مالیر کوٹلہ میں کیا
اور پنڈت اننت رام جی سے اِس چترماس میں آپ نے چندر کا - کوش - کاویہ
النکار - ترک شاستر وغیرہ کا اچھی طرح مطالعہ کیا اِس تمام عرصہ میں بشن چندجی
مہاراج کو آپ نے اپنا پختہ ہمخیال بنا لیا - اور اُنھوں نے اقرار کیا کہ ست
دہرم کی اشاعت میں وہ آپ کی ہر طرح مدد کریں گے - چترماس ختم ہونے پر آپ
واپس لدہانہ آکر اپنے گرو جیون رام سے ملکر اور اُن کے ہمراہ جگراؤں زیرہ فیروز
پور فریدکوٹ - کوٹ بھائی ہوکر وتیسو گام میں آئے وہاں ایک شراوک کے
گھر ایک پتی (پوج) کی بہت پستکیں پڑی تھیں - اُن میں سے ہندی بھاشا
کے پستک تو پہلے ہی دیگر سادھو لے گئے تھے - مگر شری اچارنگ سوتر کی ٹیکا
مصنفہ شری شلنکا آچارج آپ کو وہاں سے دستیاب ہوئی - اِس کے ملنے
سے آپ کو بہت خوشی ہوئی - اِس علاقہ میں بہار کرتے ہوئے سمت ۲۲ کا چترماس
آپ نے سرسہ کیا - وہاں پوج کشور چندجی سے دو تین شاستر جوتش کے پڑھے
اور وہاں پر جتی رام سکھ (ڈگچھ والے اور یتی موتی چند کھرترگچھ والے) سے بہت
شاستر لیکر پڑھے اور شلنکا آچارج کی بنائی ہوئی ٹیکا کو کئی بار بغور پڑھا اور اپنی
واقفیت کو بہت بڑھایا - سرسہ سے چلکر آپ سنام بدہار رہے - اور اوّل پہلی ٹھبھیڑ
آپ کی وہاں گنی رام مہاراج سے ہوئی یہ امر مخفی نہ رہے کہ آپ دہلی کے بعد جہاں
کہیں گئے لوگوں کو شاستروں کا ارتھ اپنے خیال کے مطابق درست سناتے
رہے - چونکہ آپکی علمیت میں کسیکو شک نہ تھا - اسو جہسے کسی گرہستی نے غدر نہ اٹھایا - مہاراج بشن چندجی[1]

---

[1] مہاراج بشن چندجی علاقہ اندور کے برہمن تھے - بڑے ہی سلیم الطبع اور عالم شخص تھے اور مہاراج
اتمارام جی کے ہم عقیدہ تھے - ڈھنڈیدن سے آپکے ہمراہ رہے اور سب سے پہلے وہی بڑے چیلے ہوئے - موجودہ پرداربت سا آپکی کام

آپ کے معتقد ہو ہی چکے تھے۔ اگر کسی نے شکوک پیش کئے۔ تو مدلّل جوابوں سے اُس کی تسلّی کردی اور شاستر کھول کر آگے رکھ دیا۔ اور کہا جاؤ پنڈت وِدوان برہمن سے پڑھوا لو۔

مہاراج گنی رام جی کو آپکا طرزِ عمل اور طریقۂ اُپدیش ناگوار ہوا۔ اور بغیر سوچے سمجھے اپنی تنگ دلی اور ہٹھ دھرمی کی وجہ سے بغیر سوچے سمجھے آپ کو دھمکانے لگے۔ آپ نے تحمّل سے کام لیتے ہوئے نہایت شانتی سے مہاراج گنی رام کو ستیہ دھرم اُپدیش سُنانا شروع کیا۔ مگر جہاں ہٹھ دھرمی اور میرا سو سچّا ایسا خیال ہو وہاں کسی کی پیش نہیں جاتی۔ باہم بیٹھ کر شاستر ارتھ کرنے کی بجائے گنی رام جی کہنے لگے۔ تمہارا اعتقاد درست نہیں ہے۔ کیونکہ تم گُورو اور دادا گُرووں کے فرمائے ہوئے ارتھ کو غلط بتاتے ہو۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ میں گُرو کا بندھا ہوا نہیں ہوں اگر کسی کا باپ دادا کنوئیں میں گرا ہو تو اس کی تقلید میں اُس کے بیٹے کو بھی کنوئیں میں گر جانا چاہیئے۔ ہرگز نہیں۔ مجھے تو بھگوان مہابیر سوامی کے فرمائے ہوئے شاستروں کا صحیح ارتھ ماننا ضروری ہے۔ اس طرح کا جواب سُنکر گنی رام جی آگ بگولا ہو گئے۔ اور غصّہ سے بھرے ہوئے اناپ شناپ بولتے چلے گئے۔

آپ سنام سے چلکر مالیر کوٹلہ پہنچے۔ لالہ کنور سین منگت رام کو پنجاب بھر میں سے پہلا ہمیاں شراوک بنایا۔ یہاں سے لدھیانہ آکر گوپی مل جی وغیرہ کئی شراوکان کو اپنا معتقد بنایا۔ یہاں پر منی بشن چند جی و چمپا لال جی رونق افروز تھے چمپا لال جی اپنے گرو بشن چند جی کے اُپدیش سے آپ کے پیرو بن چکے تھے۔ جو تھوڑے بہت شکوک باقی تھے وہ اب بات چیت کرنے سے دور ہو گئے۔

بشن چند جی لدھیانہ سے بہار کر کے جنڈیالہ گرو امرتسر سے ہوتے ہوئے پٹی پہنچے۔ جنڈیالہ میں لالہ وساکھی مل۔ نر سنگھ داس کو نس کو اپنا پیرو بنایا

اور امرتسر میں لالہ بوٹا رائے جوہری کو اپنا معتقد کیا۔ پٹی میں لالہ گھسیٹا مل پوج امر سنگھ جی کے بڑے بھگت تھے۔ اُن سے بات چیت ہوئی۔ لالہ گھسیٹا مل جی کو بھی کئی ایک شک پیدا ہو گئے۔ اُن شکوک کو کما حقہ طور پر دور کرنے کے لئے اپنے بڑے بیٹے امی چند جی کو مہاراج بشن چند جی کی رائے سے پنڈت آتما رام جی کے پاس پڑھنے بٹھایا۔ پنڈت آتما رام جی برہمن آنند نون پٹی میں اِس قدر عالم شخص تھے کہ انکا ہم پلہ پنجاب بھر میں دو چار ہی ہونگے۔

پنڈت آتما رام جی سے پڑھ کر جب امی چند جی لایق ہو گئے تو لالہ گھسیٹا مل جی نے اُن سے پوچھا۔ کہ بیٹا پوج امر سنگھ جی کا کہنا سچ ہے یا مہاراج آتما رام جی کا کہنا سچ ہے۔ امی چند جی نے بتایا کہ جو کچھ مہاراج آتما رام جی اور مہاراج بشن چند جی فرماتے ہیں وہ بالکل ستیہ ہے اور پوج امر سنگھ جی کا کہنا شاستروں سے اُلٹ ہے اُس دن سے لالہ گھسیٹا مل جی پکے معتقد ہو گئے اور اُن کی بدولت اور بہت سے شراوک آپ کے معتقد ہو گئے۔

امی چند جی بعد میں زیادہ تعلیم حاصل کر کے پنڈت امی چند جی کے نام سے مشہور ہوئے۔ پنجاب بھر میں اُن کے ہم پلّہ کوئی جین شراوک سنسکرت پراکرت وغیرہ میں تعلیم یافتہ اب تک بھی نہیں ہے۔ مہاراج آتما رام جی کے سمودائے کے سادھوؤں میں سے ہر ایک سادھو اُن سے کچھ نہ کچھ ضرور پڑھتے تھے۔

آپ سمت ۱۹۶۰ میں سورگ واس ہو گئے۔

مہاراج بشن چند جی کے اُپدیش سے مہاراج حاکم رائے جی اور علم چند جی بھی آپ کے ہم خیال ہو گئے۔ اور ساتھ ملکر جگہ بجگہ ستیہ دھرم کی اشاعت کرنیلگے۔

آتما رام جی مہاراج کا اُن دنوں بسنت رائے جی اور رام رتن جی ادنیچھی سادھوؤں سے جالندھر میں مباحثہ ہونا قرار پایا۔ اِس لئے آپ جالندھر پہنچکے

ستائیس شہروں سے لوگ مباحثہ سُننے کے لئے آئے تھے۔ پادری پنڈت اور
مولوی لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ اور اُن کو ہی اِس مباحثہ کا مدہست مقرّر کیا
گیا تھا۔ حاضرینِ مجلس کے روبرو رام رتن جی اور بسنت رائے جی کو آپ نے ایسا
لاجواب کیا کہ وہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

یہاں سے فتحیاب ہو کر مع نتن چند جی مہاراج آپ پھر امرتسر میں چاری
یہاں آپ نے بھگوتی سوتر کا ویاکھیان شروع کیا ویاکھیان میں اِس قدر ہجوم
سُننے کے لئے آتا تھا۔ کہ دو چار یوم کے بعد شراوکوں کو پہلی جگہ جو لالہ اتم چند جی کی
تھی۔ بدلنی پڑی اور ایک بڑے وسیع کمرے میں ویاکھیان کا سلسلہ شروع ہوا۔
بہت لوگ آپ کا ویاکھیان سنکر آپ کی طرف راغب ہونے لگے۔ دن بدن
آپ کی شہرت پھیلنے لگی۔ آنندوں پوج امر سنگھ جی جو ڈھونڈک سمپردائے میں
شرومنی سادھو تھے آپ کی تعریف سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور اپنے چیلوں
کو ساتھ لیکر ویاکھیان میں آنے لگے۔ سامعین پر وجد کا عالم طاری ہو جاتا
تھا۔ اور ویاکھیان بند نہ کرنے کے لئے پرارتھنا کرتے رہتے تھے۔

ایک دن پوج امر سنگھ جی نے آتمارام جی سے کہا۔ کہ میرے چیلوں کو بھی
ایسا گیان سکھانا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بغیر ویاکرن کے علم حاصل ہونا مشکل
ہے۔ اِس لئے انھیں پہلے ویاکرن پڑھانا چاہیئے۔ آپ تو یہ چاہتے ہی تھے۔ کہ
سادھو میرے پاس آئیں اور مجھے اُن کو سچّا ارتھ بتانے کا موقع ملے۔ آپ نے
نہایت خوشی سے جواب دیا۔ کہ میں منی مہاراج کو پڑھانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور
جہاں تک میری طاقت ہے میں صدق دل سے انھیں پڑھاؤں گا۔ میں ذاتی
تجربہ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ویاکرن میں مہارت کرنے سے سنسکرت
اور پراکرت وِدیا کو پوری طرح حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر آپ اپنے چیلوں کو میرے

پاس بھیجا کریں گے۔ تو میں اُن کو پڑھانے میں ہرگز کوتاہی نہیں کروںگا۔

پوج امر سنگھ جی کے چیلے ابھی چند ہی روز آپ کے پاس گئے تھے کہ انھیں بدھ کے شاستروں کے ارتھوں کے متعلق کئی شکوک پیدا ہو گئے۔ آپ اس بات پر خاص زور دیتے تھے کہ ارتھ ہمیشہ سچا کرنا چاہیئے۔ اور من کلپت ارتھ کرنے والوں کا عاقبت میں بُرا حال ہوگا۔ ایک روز آتما رام جی نے پڑھاتے ہوئے مورتی پوجا کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پوج امر سنگھ کے چیلوں کے لئے یہ بالکل نئی بات تھی۔ اور وہ جانتے تھے کہ ہمارا گرو پوج امر سنگھ جی مورتی پوجا کے سخت برخلاف ہے۔ اِس لئے انھوں نے پوج جی سے آتما رام جی کے مورتی پوجا کے اظہار خیالات کا تذکرہ کیا۔ یہ سنکر پوج جی سخت خائف ہوئے۔ اُسی دن سے آپ نے اپنے چیلوں کا آپ کے پاس ودیا حاصل کرنے کو جانا بند کردیا اور آتما رام جی کو بُلا بھیجا اور چیلوں کی بتائی ہوئی بات کی تحقیقات کرنے لگے۔ آپ کے خیالات سنکر پوج جی صاحب دنگ ہو گئے۔ اور آپ کو سمجھانا شروع کیا۔ مگر دلائل میں آپ بھی کسی سے کم نہ تھے۔ آپ نے کئی تدبیروں سے پوج جی کو اپنا ہمخیال بنانا چاہا۔ اور جتلایا۔ کہ جین دھرمیوں میں مناسب اصلاح کر کے انھیں اپنے فرائض سے آگاہ کریں مگر پوج جی مہاراج نے حکماً آپ کو اپنے خیالات ترک کر دینے کی ہدایت کی مگر آپ کب ماننے والے تھے۔

اُدھر پوج جی مہاراج نے سنگھاڑے سے باہر کرنے کے متعلق سیالکوٹ کے مشہور شراوک سوداگر مل جی کی رائے دریافت کی۔ لالہ سوداگر مل آپ کی لیاقت۔ ذہانت۔ قابلیت سے بخوبی واقف تھا۔ اور تھوڑے عرصہ پہلے جالندھر کے مباحثہ میں آپ کا کمال اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا اُس نے پوج جی صاحب

سے عرض کی۔ کہ میں ذاتی واقفیت کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ کے کل سنگھاڑے (جماعت) میں سوامی آتمارام جی سا لائق اور عالم کوئی سادھو نہیں ہے۔ ایسے رتن کو اس طرح ہاتھ سے کھو دینا دانشمندی نہیں ہے۔ انہیں حکمت عملی سے اپنے ساتھ رکھنا چاہئیے۔ لالہ سوداگر مل کی صلاح پوج جی کو پسند آئی۔ اور چند روز کے بعد آتمارام جی کو پھر بلا بھیجا آپ کو پوج جی مہاراج سے کوئی گلا شکوہ نہ تھا آپ حکم پاتے ہی فوراً حاضر ہوئے اور خلوت میں لیجا کر کہنے لگے۔ کہ تمہارا جیسا دُور اندیش اور ہونہار میں نے آج تک کوئی سادھو نہیں دیکھا۔ تمہارے دل میں دھرم شاستروں کے متعلق جس جگہ شک پیدا ہو گئے ہوں وہ تم ہم سے رفع کر لو اور مورتی پوجا کا پرچار میرے کہنے سے ترک کر دو۔ تم ہمارے فرقہ میں ایک رتن پیدا ہوئے ہو۔ ایسا کام کرو جس سے ہمارے تمہارے درمیان خلیج تفاوت واقع نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں آپ کے حکم کی پیروی کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہوں لیکن سچائی کا تیاگ کرنے کو تیار نہیں ہوں۔

میں نے اپنا گھر۔ گاؤں۔ پروار۔ رشتہ دار۔ عزیز و اقارب سب کو سچائی کا متلاشی بنکر چھوڑ دیا ہے۔ شاستر کاروں اور پورو اچاریوں کے گرنتھوں کے مطابق جو جین دھرم کا سروپ ہے۔ اُسی پر عمل کرونگا۔ اِس کے برخلاف پرچار نہیں کروں گا۔ آپ سے بھی یہی درخواست ہے کہ بھگوان مہاویر سوامی جی کے فرمائے ہوئے کے مطابق ہی آپ بھی پرچار کریں اور پبلک کو اُسی فرمان پر چلنے کا اُپدیش دیں۔ منش جنم بار بار نہیں ملتا۔ بہت عرصہ اسی طرح بات چیت ہوتی رہی۔ ناچار آپ چلے آئے اور پوج امر سنگھ جی پٹی کی طرف بہار کر گئے۔

آپ بمعہ بشن چند جی وغیرہ امرت سر سے جالندھر میں آگئے۔ کچھ روز

وہاں ٹھہر کر سات سادھوؤں کے ہمراہ بکرم سمت ۱۹۲۳ کا چوماسہ ہوشیارپور میں کیا - اس جگہ بھی آپ لوگوں میں ستیہ دھرم کا پرچار کرتے رہے۔ آپ کے اپدیش امرت سے چند سمجھدار جینی مورتی پوجا کی شردھا والے ہو گئے۔
چترماس ختم ہونے پر بہار کرکے جگہ جگہ وچرتے دہلی جا پہنچے۔ اور بکرم سمت ۱۹۲۴ کا چترماس جمنا ندی کے پار بنولی میں کیا - یہاں بھی کتنے لوگوں کو دھرم کا شردھالو بنایا - اس چترماس میں آپ نے نوتو گرنتھ بنانا شروع کیا۔
بعد چوماسہ وہاں سے بہار کرکے موضع ڈوگریں آئے - یہاں رنجیت مل سادھو جو رام بخش کے ہمراہ مارواڑ سے آیا تھا آپ سے ملا - آپ نے اُسے پرانا واقف ہونے کی وجہ سے ستیہ دھرم کا اُپدیش دیا - پہلے بھی رنجیت مل آپ سے پڑھتا رہا تھا اب اُسے نیا گیان سنگر شک پیدا ہوا - اور چندن مل سادھو کو آپ سے بحث کرنے کے لئے بلا لایا - چندن مل جی نے آپ سے بات چیت کرکے اور لاجواب ہو کر آپ کے چرن پکڑ لئے - مگر رنجیت مل اپنی ضد پر اڑا رہا۔ آتمارام جی نے رنجیت مل کو ناقابل سمجھ کر زیادہ کہنا چھوڑ دیا۔
چندن مل نے تمام کہانی اپنے گروُ سے جا کر سنا دی اُس کے گورو روڈا مل بھی آپ کے ہمخیال ہو گئے۔
بکرم سمت ۱۹۲۵ کا چوماسہ آپ نے بڑوت میں کیا اور نوتو گرنتھ کو مکمل کیا -
چونکہ پوج امر سنگھ جی کو پوجیہ پدوی حاصل تھی - اس لئے پنجاب کے تمام جین سادھو اُن کا حکم بسرو چشم منظور کرتے تھے - کسی کو اُن کی حکم عدولی کی مجال نہ تھی - کیونکہ انہیں جس کو چاہیں اپنے سنگھاڑے (فرقے) سے باہر نکال دینے کا مکمل اختیار تھا - اگرچہ آپ اِس وقت پنجاب سے دہلی چلے

گئے تھے۔ تو بھی آپ کے ہمخیال سادھو پنجاب میں جینیوں کو مورتی پوجا کا حامی بناتے رہے۔ پوج امر سنگھ جی مورتی پوجا کے پرچار کو ایک بڑا خطرہ سمجھتے تھے۔ اور اس کے حامیوں کے حوصلے پست کرنے کے لئے تجاویز سوچ رہے تھے۔ بہت غور و فکر کے بعد مورتی پوجا کے خلاف ایک محضر نامہ تیار کیا گیا۔ اور اس میں لکھا گیا۔ کہ جو کوئی مورتی پوجا کو مانے گا یا اس کا پرچار کرے گا۔ یا مجوزہ دھرم سے برخلاف چال چلن رکھے گا منہ پتی کو منہ پر باندھنے کی نندا کرے گا اسے سری سنگھ سے باہر کر دیا جاویگا۔

پوج جی کے حکم سے اس محضر نامہ پر سب سادھوؤں کے دستخط کرائے گئے اور جیون رام جی کے بھی دھوکہ سے سمجھا بجھا کر دستخط کرا لئے۔ اور اس محضر نامہ کو آتما رام جی کے پاس دستخط کرانے کے لئے چار سادھوؤں کے ہاتھ بھیجا۔ جن میں پنا لال جیون رام اور دو اور سادھو تھے۔ وہاں جا کر محضر نامہ آپ کے روبرو پیش کیا گیا۔

آپ نے اس کا مضمون پڑھا۔ اور دستخط کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ اور پنا لال جی کو بزور کہا۔ کہ مجھے اپنے گروجی کی عزت کرنا لازم ہے۔ اگر وہ ہمراہ ہوتے تو میں اس کو چاک کر دیتا۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے جین دھرم کے سچے عقیدوں کا پرچار کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ پوج جی نے یہ کارروائی محض میرے برخلاف کی ہے۔ مگر آپ نے میرے دستخط کرانے کی جرات کیسے کی ہے۔ جاؤ جا کر پوج جی صاحب سے کہہ دو کہ دیو بھگتی جین دھرمیوں کا فرض ہے۔ میں نے لوگوں کی توجہ اس جانب راغب کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ تمہاری پرم پرا پر کاربند رہنا ہر حالت میں درست نہیں ہے۔

زمانے کے مطابق دھارمک اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پر چلت

باتوں میں تغیر و تبدل کرنا سماجک ترقی کا پہلا اصول ہے۔ جین دھرمیوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کا وقت آپہونچا ہے۔ اب بہت دیر تک سچائی چھپی نہیں رہ سکتی اب جین دھرمیوں کو برادرانہ محبّت اور الفت کے رشتہ میں باندھ کر اُنھیں تنگ دائرہ سے نکالنے کے لئے ست دھرم کا اُپدیش سُنانا ہر ایک سادھو کا فرض ہے۔ بس آپ کا یہ جواب پوج جی مہاراج کو پہونچا ہی تھا۔ کہ اُنھوں نے دہلی کی جانب بدیں مضمون حکم نامے صادر کئے کہ آتمارام جی کو سنگ سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ اُن کا اعتقاد درست نہیں ہے۔ وہ مورتی پوجا کا اُپدیش دیتے ہیں اور ہمارے سناتن دھرم کے خلاف پرچار کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپ کے دہلی پہونچنے سے پیشتر ہی پوج جی کے خط وہاں پہنچ چکے تھے۔ آتمارام جی کو بھی اس امر کا پتہ لگ گیا تو آپ نے مصمّم ارادہ کر لیا کہ اب ضرور چند روز دہلی میں رہ کر مورتی پوجا کے حق میں علانیہ ویاکھیان دینے ہوں گے۔ اور اس کے بعد پنجاب میں مخالفت کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے ست دھرم کا اُپدیش لوگوں کو کرنا ہوگا۔ برسرِ فرزند آدم ہر چہ آید بگذارد۔ اگرچہ آپ کا کوئی خاص معاون و مددگار نہ تھا۔ تو بھی ست دھرم کے پرتاب سے آپ کو اپنے مشن کی کامیابی کا پورا یقین تھا۔ مشکلے نیست کہ آساں نہ شود۔ مرد باید کہ ہراساں نہ شود۔ دہلی کے چند شراوک پوج امر سنگھ جی کے پکے معتقد اور بھگت تھے۔ اور اُن کے حکم کے بموجب آتمارام جی کو دہلی میں ٹھہرنے دینا نہیں چاہتے تھے۔ مگر جب آپ کے دو تین زبردست ویاکھیان سُنے اور برسرِ میدان مباحثہ کرنے کی ہمت نہ پڑی تو حوصلہ ہار دیا۔

یہاں دہلی میں مہاراج جیون رام جی آپ کے گرو بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

یہاں سے فتحمندانہ بہار کر کے موضع لوہارہ میں پہنچے۔ رات کو جیون رام آپ کے پاس بیٹھے زار زار رونے لگے۔ آپنے وجہ دریافت کی۔ جیون رام جی نے کہا۔ کہ میں محضر نامہ پر دستخط کرانے کی بات کو یاد کر کے شرمسار ہو رہا ہوں۔ اور جو کچھ کیا ہے وہ امر سنگھ کی ترغیب سے دھوکے میں آکر کیا ہے اور تجھ سے لائق چیلے کے ساتھ بگاڑ پیدا کیا ہے۔ اتنا کہا اور پھر رونے لگ گئے۔

آپ نے حوصلہ دلایا۔ کہ میری طرف سے آپ ذرّہ بھر بھی رنج دل میں نہ لاویں۔ اور بے فکر رہیں میں آپ کا اُسی طرح تابع فرمان ہوں جیسا اِس سے پہلے تھا۔ مگر پوج امر سنگھ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ جب تک سچا دھرم میری سہاتیا کرتا ہے۔ اگر امر سنگھ نے آپ سے دستخط کرائے ہیں تو میں خود اُن سے سمجھ لوں گا۔ جیون رام جی یہ سُن کر چُپ ہو رہے۔

موضع لوہارہ سے بڑوت پہنچے۔ اب آپ کو اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ امر سنگھ نے ہر ایک گاؤں۔ قصبہ۔ شہر میں عکمنامے بھیج دیئے ہیں۔ جن میں تحریر ہے۔ کہ

آتمارام کی شردھا جین دھرم سے بھرشٹ ہوگئی ہے۔ اور اِن کو سنگ سے باہر نکال دیا ہے۔

آپ نے اس بات پر اچھی طرح وچار کیا۔ کہ جہاں جاؤں گا۔ وہاں پیشتر ہی اُس خط کی نقل پہنچ چکی ہوگی۔ اس طرح تو کسی جگہ بھی رہنا نہ ملے گا۔ اِس لئے مناسب یہی ہے کہ واپس پنجاب کو چلوں۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ یقین ہے کہ اِس وقت پنجاب میں مجھے مدد دینے والا کوئی نہیں ہے۔ تو بھی سچا